46857 ـ کیا فقراء کی مدد کے لیے فیملی فنڈ کمیٹی کو زکاۃ دینی جائز ہے

سوال

میرے پاس پانچ ہزار جنی (مصری کرنسی) ہے، اور اس پر ڈیڑھ برس گزر چکا ہے، تو اس مال میں کتنی زکاۃ واجب ہے؟
اور جب مال میں سے پانچ ہزار باقی بچے اور اس پر سال گزر گیا ہو تو اس میں کتنی زکاۃ واجب ہو گی؟
ہمارے ہاں خاندان میں فیملی کمیٹی کے نام سے ایك تنظیم ہے، اور میں فقراء خاندان کے لیے کمیٹی کو کچھ رقم ادا کرتا ہوں، مجھ سے اس کی ادائیگی میں تاخیر ہو گئی ہے تو کیا میں اس کی ادائیگی زکاۃ سے کر سکتا ہوں کیونکہ یہ صدقہ جاریہ میں شمار ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سب تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں:

اول:

جس کے پاس اتنی رقم ہو جو زکاۃ کے نصاب تك پہنچتی ہو اور اس پر اسلامی سال بھی گزر جائے تو اس میں زکاۃ واجب ہو جاتی ہے.

اور کرنسی میں زکاۃ کا نصاب پچاسی گرام سونے یا پھر (595) گرام چاندی کی قیمت میں سے جو قیمت بھی کم ہو اتنی رقم ہے.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 103 ـ 104) اور مجموع فتاوی ابن عثیمین (18 / 248).

اس بنا پر آپ کے پاس پانچ ہزار کی جو رقم موجود ہے وہ نصاب کو پہنچتی ہے اور اس میں زکاۃ واجب ہے.

دوم:

اور رہا اس میں واجب ہونے والی زکاۃ کی مقدار کتنی ہے تو وہ دس کا چوتھاحصہ، یعنی اڑھائی فیصد (2.5 %) اور پانچ ہزار میں سے زکاۃ کی مقدار ایك سو پچیس بنتی ہے.

سوم:

جب نصاب کی ملکیت پر ایك اسلامی سال (ہجری) گزر جائے تو فوری طور پر اس کی زکاۃ نکالنی واجب ہو جاتی ہے، اور اس میں تاخیر کرنی جائز نہیں.

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 186).

تو اس بنا پر آپ کا زکاۃ کی ادائیگی میں چھ ماہ کی تاخیر کرنا بہت بڑی کوتاہی ہے، اس سے توبہ کرنی واجب ہے، اور جتنی جلدی ہو اس مال کی زکاۃ ضرور ادا کریں.

چہارم:

آپ کا یہ کہنا کہ: (اور کیا جب رقم میں سے پانچ ہزار باقی بچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اس پر زکاۃ واجب ہوتی ہے)

اس کا جواب یہ ہے کہ: جب بھی سال گزرے اور آپ کے پاس نصاب کا مال موجود ہو اس میں زکاۃ واجب ہو گی، اور جب نصاب سے مال کم ہو جائے تو اس میں زکاۃ واجب نہیں، اور اگر پھر دوبارہ نصاب پورا ہو جائے تو اس میں پھر زکاۃ واجب ہو جائے گی، اور سال کا حساب اس وقت سے شروع ہو گا جب نصاب کو پہنچے.

پنجم:

اور رہا مسئلہ فیملی کمیٹی کو زکاۃ دینے کا اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ زکاۃ کے آٹھ مصارف ہیں جنہیں اللہ سبحانہ وتعالی نے مندرجہ ذیل فرمان میں بیان کیا ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاء وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے التوبۃ (60).

اور فقراء و مساکین رشتہ داروں کو زکاۃ کی ادائیگی کرنا دوسروں کو زکاۃ دینے سے افضل اور بہتر ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسكين پر صدقه كرنا صرف صدقه ہى ہے، اور رشتہ دار پر دو ايك تو صدقه اور دوسرا صلہ رحمى "

سنن نسائى حديث نمبر (2582) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح سنن نسائى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

لہذا فيملى كميٹى ميں زكاة ركھنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن شرط يہ ہے كہ آپ كميٹى كے خزانچى كو يہ بتا ديں كہ يہ زكاة كا مال ہے، تا كہ وہ اسے زكاة كے شرعى مصارف ميں خرچ كرے، جو مندرجہ بالا آيت ميں بيان ہوئے ہيں، تا كہ وہ فورى طور پر اسے ادا كرنے كى كوشش كرے.

واللہ اعلم .